

## 2117- عضو بندی (transplantation) کا حکم

سوال

کیا ہم جسمانی اعضا کسی کو عطیہ یا کسی سے عطیہ کے طور پر لے سکتے ہیں؟ کیونکہ مجھے قرآن مجید میں واضح طور پر عضو بندی کے بارے میں کوئی ممانعت نظر نہیں آئی۔

پسندیدہ جواب

اس موضوع کے بارے میں تحقیق کی ذمہ داری اسلامی فقہ اکیڈمی کی جانب سے اٹھائی گئی تھی، اور انہوں نے اس بارے میں درج ذیل فتویٰ صادر کیا:

1- ایک انسان کے جسم میں ایک جگہ سے دوسری بجگہ اعضا نقل کرنا جائز ہے، تاہم اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ اس عمل سے ہونے والا موقع فائدہ، حاصل شدہ نقصان سے زیادہ ہوگا، اس میں یہ بھی شرط ہے کہ یہ عمل ضائع شدہ عضو کی بانپیدائش، یا کسی عضو کی اپنی اصلی حالت واپس لانے، یا اس کی اصلی کارکردگی دوبارہ واپس لانے کیلئے، یا عیوب کے خاتمے کیلئے ہو، یا پھر ایسی بد صورتی زائل کرنے کیلئے جس کی وجہ سے انسان کو فضیلت یا جسمانی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔

2- ایک انسان کے جسم سے دوسرے انسان کے جسم میں اعضا نقل کرنا جائز ہے، بشرطیکہ یہ عضو اپنی افراٹش میں خود کار ہو، جیسے خون اور جلد اپنی بڑھوتری میں مستقل ہوں، یہاں اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ عطیہ کرنے والا شخص مکمل ہوش و حواس کا حامل اور کامل صلاحیت رکھتا ہو، اور اس بارے میں معتبر شرعی اصول و ضوابط اور شرائط مکمل ہوں۔

3- بیماری کی وجہ سے کسی شخص کے اعضا، جسم سے الگ کر دیے جائیں تو جد ہونے والے ان اعضا کے کسی حصے کو کسی دوسرے شخص کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے، مثلاً: کسی انسان کی آنکھ بیماری کے باعث نکال دی جائے تو اس آنکھ میں سے پتلی نکال کر کسی کو لگانا۔

4- ایسے اعضا کی منتقلی حرام ہے، جس پر زندگی کا دار و مدار ہے، مثلاً: زندہ انسان کے دل کو کسی دوسرے انسان کے جسم میں منتقل کرنا۔

5- کسی انسان کے جسم سے ایسے اعضا کو منتقل کرنا حرام ہے، جس کی وجہ سے انسانی زندگی کا اہم جزو معطل ہو جائے، اگرچہ اس عضو کے منتقل ہونے کی وجہ سے زندگی ختم نہ بھی ہو، مثلاً: دونوں آنکھوں کی پتلیاں منتقل کرنا، تاہم ایسے اعضا کو منتقل کرنا جن کی وجہ انسانی زندگی کا ایک اہم جزو مکمل طور پر معطل نہ ہو، بلکہ جزوی طور پر متاثر ہو تو یہ بات ابھی تک تحقیق کی محتاج ہے، جیسے کہ اس کا ذکر آٹھویں شق میں آئے گا۔

6- مردہ شخص کے ایسے عضو کو زندہ شخص میں منتقل کرنا جائز ہے، جس پر زندگی کا دار و مدار ہوتا ہے، یا ایسے عضو کو منتقل کرنا بھی جائز ہے جو انسانی زندگی کا اہم کردار ادا کرتا ہے، بشرطیکہ میت اپنی زندگی میں اجازت دے دے، یا پھر مرنے کے بعد اس کے ورثاء اجازت دے دے دیں، یا پھر لاوارث اور ناقابل شناخت میت ہو تو مسلم حکمران اعضا منتقل کرنے کی اجازت دے دے۔

7- یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ جن اعضا کی منتقلی کے جواز کے بارے میں اوپر بیان ہوا ہے، اس صورت میں ہے جب اعضا کو فروخت نہ کیا گیا ہو، کیونکہ انسانی اعضا کو کسی بھی صورت میں فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

البتہ اعضا کا عطیہ لینے کا خواہش مند شخص مطلوبہ عضو کے حصول کیلئے حوصلہ افزائی اور احترام کرے ہونے کچھ خرچ کرے تو یہ اجتنادی مسئلہ ہے۔

8- مندرجہ بالا بیان شدہ حالات کے علاوہ دیگر صورتیں جو بنیادی طور پر اسی موضوع سے تعلق رکھتی ہیں، ان کے بارے میں مزید تحقیق و تشخیص کی ضرورت ہے، اور انہیں بحث و تشخیص کے دائرے میں لانا ضروری ہے۔۔۔ اس کیلئے طبی آراء اور شرعی احکام سے مدد لینا ہوگی۔

مزید کیلئے سوال نمبر: 2141 اور 2159 کا مطالعہ کریں۔

والله اعلم۔